اخفاء التأمين سنة

رسول الامین

نماز میں سورۂ فاتحہ کے ختم پر آپ ﷺ نے آہستہ آمین کہی۔حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: امام ''آمین'' آہستہ کہے۔حضرت عمرؓ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم ''آمین'' آہستہ کہتے تھے۔مسلم شریف کی چند روایات سے اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ آمین آہستہ کہنا سنت ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

مقدمہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و كفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى ، اما بعد !

آمین کے فضائل......آمین مجھے عطا کی گئی پہلے کسی کو نہیں ملی

حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے آمین عطا کی گئی نماز میں بھی اور دعا کے وقت بھی، یہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی، سوائے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے کہ وہ دعا مانگتے تھے اور حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام آمین کہتے تھے، لہذا تم لوگ دعا کو آمین کے ساتھ ختم کیا کرو، اللہ تعالی تمہاری دعا کو قبول فرمائیں گے۔

آمین مہر ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آمین رب العالمین کی طرف سے مؤمن بندوں کے لئے (دعاء کی قبولیت کی) مہر ہے "آمین : خاتم رب العالمين على عباده المؤمنين"۔ (تفسیر ابن کثیر ص۳۰ ج۱)

یعنی اللہ تعالی اپنے بندوں کی آفات اور بلیات کو آمین سے دور کر دیتا ہے جیسے کسی لفافے پر مہر لگادی جائے تو اس مہر کی وجہ سے اس میں فاسد اور ناپسندیدہ چیز داخل نہیں ہوسکتی۔

آمین کہو، اللہ تم سے محبت کریں گے۔فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام "ولا الضالین" کہتا ہے تو تم آمین کہو، اللہ تم

سے محبت کرے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ (طبرانی، السعایہ ص۱۷۳۔شمائل کبری ص۴۶ ج۷)

فرشتوں کی موافقت سے سارے گناہوں کی معافی کی بشارت

کئی روایات میں یہ مضمون آیا ہے کہ: جب امام ﴿ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ﴾ کہے تو تم آمین کہو، اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہوگئی اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو (اس موافقت کے ساتھ یعنی فرشتوں کے ساتھ) آمین نہیں کہتا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو قوم کے ساتھ میدان جہاد میں جائے باقی ساری قوم تو مصروف جہاد ہو جائے، تیر چلائے، لیکن اس شخص کا تیر ہی نہ چلتا ہو (اور وہ اپنی محرومی اور نامرادی پر حسرت سے) کہہ رہا ہو: میرا تیر کیوں نہیں چلتا؟ تو اسے کہا جائے کہ: تو نے آمین نہیں کہی تھی۔

ان روایات میں یہ حکم ہے کہ آمین اس وقت ہو جب امام ''ولا الضالین'' کہے اور آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے تو تمام گناہوں کی معافی کی خوشخبری ہے، ورنہ محرومی اور نامرادی، جیسا کہ تیر کے نہ نکلنے والی مثال میں ہے۔

فرشتوں کی آمین میں تین چیزیں ہیں

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں کی آمین میں تین چیزیں ہیں:

(۱)......وہ بغیر فاتحہ پڑھے صرف ختم فاتحہ پر آمین کہتے تھے۔

(۲)......ان کی آمین کا وقت خاص وہی ہے جب امام ''ولا الضالین'' کہے، وہ آمین کو اس وقت سے آگے پیچھے نہیں کرتے۔

(۳)......ان کی آمین کی آواز ہم نے کبھی نہیں سنی، اور ظاہر ہے کہ وہ آہستہ آواز سے آمین کہتے تھے۔ (تجلیات صفدر، ص ۱۱۷ ج ۳)

مسلمان کے لئے غائبانہ دعا کے وقت فرشتہ آمین کہتا ہے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے لئے پس پشت دعا کرتا ہے تو وہ قبول ہوتی ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے خیر کی دعا کرتا ہے، تو اس کے پاس کھڑا ہوا ایک فرشتہ آمین کہتا ہے، اور وہ فرشتہ اس کے لئے بھی وہی دعا کرتا ہے۔

(ابن ماجہ ص ۲۰۸، باب فضل دعاء الحاج ، رقم الحدیث: ۲۸۹۵)

یہود آمین پر سب سے زیادہ حسد کرتے ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہود تم سے کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ تم سے آمین پر حسد کرتے ہیں، سو تم بہ کثرت آمین کہا کرو۔ (ابن ماجہ، باب الجهر بآمین ، رقم الحدیث: ۸۵۷)

آمین کا معنی......آمین کس زبان کا لفظ ہے عربی یا سریانی؟

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں: یہ کلمہ جو دعا کے بعد کہا جاتا ہے، یہ اسم اور فعل سے مرکب ہے، اور اس کے معنی ہے: ''اللهم استجب لی '' اے اللہ! میری دعا کو قبول فرما۔ ایک قول یہ ہے کہ آمین کا معنی ہے: ''اسی طرح ہوگا''۔

آمین کا تلفظ:......زجاج نے کہا ہے کہ: اس میں دو لغتیں ہیں: امین اور آمین۔ ابوالعباس نے کہا ہے کہ: آمین: عاصین' کی طرح جمع کا صیغہ ہے، لیکن یہ صحیح نہیں، کیونکہ حسن سے

منقول ہے کہ آمین اللہ تعالی کے اسماء میں سے ایک نام ہے۔ مجاہد رحمہ اللہ نے بھی کہا ہے کہ: یہ اللہ تعالی کا ایک نام ہے۔ آمین: جیسے ''یاسین'' اور امین: جیسے ''یمین''۔ آمین الف کے مد کے ساتھ آمین، جیسا کہ حدیث میں ہے ''مد بھا صوتہ''۔

(لسان العرب ص ۲۷ ج ۱۳۔ تبیان القرآن ص ۲۱۸ ج ۱۔ تفسیر ابن کثیر ص ۲۹ ج ۱۔ تجلیات صفدر ص ۱۱۱ ج ۳)

آمین بعض حضرات کے نزدیک عربی زبان کا لفظ ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ سریانی زبان کا لفظ ہے۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ بائبل کے مختلف صحیفوں میں یہ کلمہ بعینہا اسی طرح موجود ہے۔ نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''المطالب العالیہ'' (ص ۱۲۳ ج ۱) میں ایک روایت نقل کی ہے کہ: ایک یہودی مسجد کے پاس سے گذرا اور اہل مسجد آمین کہہ رہے تھے، تو یہودی نے کہا: ''والذی علّمکم (آمین) انہ لعلی الحق ''کہ جس نے تمہیں آمین سکھائی یقیناً وہ حق پر ہے۔ (درس ترمذی ص ۵۱۳ ج ۱)

اس رسالہ میں آمین کے مختصر فضائل، آمین کے معنیٰ: اور آمین نماز میں آہستہ پڑھی جائے اس پر اولاً قرآن کریم سے دلیل پھر احادیث مبارکہ کے دلائل کو جمع کیا گیا ہے۔

ایک ضروری وضاحت

اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ احادیث میں آمین جہراً بھی آیا ہے اور سراً بھی، اس لئے اس مسئلہ میں زیادہ تشدد کی ضرورت نہیں، یہ اختلاف صرف اولیت کا ہے کہ کون سا عمل بہتر ہے، مگر کچھ لوگوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ: جو لوگ آمین آہستہ کہتے ہیں وہ آپ ﷺ کے طریقے کے خلاف نماز پڑھنے والے ہیں' اور تارک سنت ہیں' اور احادیث سے ان کو بغض ہے، یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو حدیث پر مقدم رکھتے

ہیں وغیرہ۔ان بے جا اور بے سر و پا الزامات کی کوئی حقیقت نہیں، الحمدللہ احناف کا دامن ان سے پاک ہے۔

اس مختصر رسالہ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ احناف کے پاس کس طرح کے دلائل ہیں، اوران کا عمل بھی حدیث کے موافق اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقے کے مطابق ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو صحیح سمجھ نصیب فرمائے، اوران جیسے مسائل پر لڑائی اور اختلافات سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

آہستہ آمین کا ثبوت قرآن سے

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالی سے دعا فرمائی:

﴿وَقَالَ مُوْسٰی رَبَّنَآ اِنَّکَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِیْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا لا رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِکَ ج رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ﴾۔(سورۂ یونس،آیت نمبر:۸۸)

ترجمہ:......اور موسی (علیہ الصلوۃ والسلام) نے کہا : اے ہمارے پروردگار! آپ نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیوی زندگی میں بڑی سج دھج اور مال و دولت بخشی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ وہ لوگوں کو آپ کے راستے سے بھٹکا رہے ہیں۔اے ہمارے پروردگار! ان کے مال و دولت کو تہس نہس کر دیجئے،اور ان کے دلوں کو اتنا سخت کر دیجئے کہ وہ اس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک کہ دردناک عذاب آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔

اس دعا کے جواب میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:﴿ قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا ﴾تمہاری دعا قبول کرلی گئی۔

ابو الشیخ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام جب دعا کرتے تو حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام آمین فرماتے۔

ابن جریر رحمہ اللہ نے ابن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام (چونکہ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا پر) آمین فرمارہے تھے،اس لئے اللہ تعالی نے فرمایا:تم دونوں کی دعا قبول ہوئی۔

(الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ص۳۱۵ ج۳)

اس سے معلوم ہوا کہ آمین بھی دعا ہے، اس لئے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے دعا نہیں کی تھی بلکہ آمین کا جملہ ارشاد فرمایا تھا۔

خود آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام آمین فرماتے تھے۔(تفسیر القرآن العظیم للامام ابن الکثیر، ص۱۳۱ ج۱)

حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: آمین دعا ہے ''قال عطاء : آمین دعاء''۔

(بخاری ص۱۰۷ ج۱، باب جهر الامام بالتّامین)

اور دعا کا قاعدہ ہے کہ آہستہ ہو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً﴾۔(سورۂ اعراف، آیت نمبر:۵۵)

ترجمہ:......تم اپنے پروردگار کو عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے پکارا کرو۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴾۔(سورۂ مریم، آیت نمبر:۳)

ترجمہ:...... یہ اس وقت کی بات ہے جب انہوں نے اپنے پروردگار کو آہستہ آہستہ پکارا تھا۔

﴿قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا﴾ امام کے پیچھے قرأت کے نہ ہونے پر استدلال

قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام دعا مانگ رہے تھے تو حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام بالکل خاموش مگر متوجہ تھے، جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا ختم فرمائی تو آپ نے آمین فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو دعا کرنے والا فرمایا۔ اسی طرح اہل سنت والجماعت جب امام سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے تو مقتدی حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کی طرح خاموش اور متوجہ رہتے ہیں، جب

امام سورۂ فاتحہ ختم کرتا ہے تو مقتدی بھی آمین کہہ دیتے ہیں، تو وہ فاتحہ دونوں کی طرف سے شمار ہوتی ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: امام کی قراءت مقتدی کے لئے بھی ہوتی ہے۔ (تجلیات صفدر ص۱۱۳ ج ۳)

آپ ﷺ سے آہستہ آمین پڑھنا یاد رکھا

(۱)......عن الحسن : ان سمرة بنَ جندب وعمران بنَ حصين تذاكرا ' فحدّث سمرةُ بن جندب انه حفظ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سكتتين : سكتة اذا كبّر ' وسكتة اذا فرغ من قراءة ﴿غير المغضوب عليهم ولا الضالين﴾ فحفظ ذلک سمرة وانكر عليه عمران بن حصين ، فكتبا فى ذلک الى ابى بن كعب ، فكان فى كتابه اليهما ' أو فى ردِّه عليهما : ان سمرة قد حفظ۔

ترجمہ:......حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت سمرۃ بن جندب اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کا آپس میں مذاکرہ ہوا۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کا (نماز میں) دومرتبہ خاموش ہونا یاد رکھا ہے: ایک جبکہ آپ ﷺ تکبیر تحریمہ کہہ چکے، دوسرے جب آپ ﷺ ''غیر المغضوب علیهم ولا الضالین '' پڑھ کر فارغ ہوتے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا، پھر ایسا ہوا کہ ان دونوں حضرات نے یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اپنے جوابی خط میں لکھا کہ: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے صحیح یاد رکھا ہے۔

(ابوداؤد، باب السكتة عند الافتتاح ، رقم الحديث:۷۷۷۔ترمذی، باب ما جاء فى السكتتين ' رقم الحديث:۲۵۱۔ابن ماجہ، باب فى سكتتى الامام ، رقم الحديث:۸۴۵)

آپ ﷺ نے آمین آہستہ کہی

(۲)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : صلّی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فلمّا قرأ : غیر المغضوب علیهم ولاالضالین ' قال : آمین ، واخفی بها صوته۔

ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جب آپ ''غیر المغضوب علیهم ولا الضالین '' پڑھ چکے تو آمین کہی، اور آمین کہتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی آواز کو آہستہ کر دیا۔ (مسند احمد ص۳۱۶ ج۴)

آپ ﷺ نے آمین کہتے ہوئے اپنی آواز کو پست کر دیا

(۳)......عن علقمة بن وائل عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قرأ : غیر المغضوب علیهم ولاالضالین ' فقال : آمین ، وخفض بها صوته ۔

(ترمذی، باب ما جاء فی التامین ، ابواب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۴۸)

ترجمہ:......حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے (نماز میں) ''غیر المغضوب علیهم ولا الضالین '' پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہی، اور آمین کہتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی آواز کو پست کر دیا۔

نوٹ :......حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت: دارقطنی، ص۲۳۴ ج۱۔ مستدرک حاکم، ص۲۳۲ ج۲۔ بیہقی، ص۵۷ ج۲۔ منحۃ المعبود فی ترتیب مسند الطیالسی لابی داؤد، ص۹۲ / میں بھی آئی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: امام ''آمین'' آہستہ کہے

(۴)......عن ابراهیم قال : قال عمر رضی الله عنه : اربع یخفیهن عن الامام :

التعوذ ، وبسم الله الرحمن الرحيم ، و آمین ، و اللهم ربنا ولک الحمد ۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: امام چار چیزوں کو آہستہ کہے:(۱):اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ،(۲): بسم الله، (۳): آمین،(۷):اللھم ربنا ولک الحمد۔

(کنز العمال ص۲۷۴ج۸، آداب المأموم وما يتعلق بها ، رقم الحديث:۲۲۸۹۳)

تشریح :......آمین جب امام کے لئے آہستہ کہنا ہے جبکہ امام نے فجر، مغرب، عشا، جمعہ، عیدین وغیرہ نمازوں میں قرأت جہر کی ہے،تو مقتدی کو تو بدرجۂ اولی آہستہ کہنا ہوگا۔

نوٹ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد ''کنز العمال'' کے علاوہ:البنایہ فی شرح الہدایہ ص ۶۲۰ ج ا۔محلی ابن حزم ص ۲۰۶ ج ۲۔المحلی بالآثار اندلسی ص ۲۸۰ ج ۲/وغیرہ کتب میں بھی ہے۔

حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ''آمین'' آہستہ کہتے تھے

(۵)......عن ابی وائل قال : كان عمر و علی رضی الله عنهما لا يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ، ولا بالتعوذ ، ولا بالتامين۔

(طحاوی ص۱۴۰ج۱، باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحيم في الصلاة ، رقم الحديث:۱۱۷۳)

ترجمہ:......ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ اور اعوذ باللہ اونچی آواز سے پڑھتے تھے،اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما 'بسم اللہ' اور 'آمین' آہستہ کہتے تھے

(۶)......عن ابی وائل قال : لم يكن عمرو علی رضی الله عنهما يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ، ولا بآمين۔(الجوہر النقی ص۴۸ج۱)

ترجمہ:......ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھتے تھے، اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما ''آمین'' آہستہ کہتے تھے

(۷)......عن ابی وائل قال : کان علی و ابن مسعود رضی الله عنهما لا یجهران ببسم الله الرحمن الرحیم ، ولا بالتعوذ ، ولا بالتامین۔

(معجم طبرانی کبیر ص۲۶۳ ج۹، رقم الحدیث:۹۳۰۴)

ترجمہ:......حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ اور اعوذ باللہ اونچی آواز سے پڑھتے تھے، اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: امام ''آمین'' آہستہ کہے

(۸)......عن علقمة والاسود کلیهما عن ابن مسعود رضی الله عنه قال : یخفی الامام ثلاثا : التعوذ ، وبسم الله الرحمن الرحیم ، و آمین۔ (محلی ابن حزم ص۲۰۶ ج۲)

ترجمہ:......حضرت علقمہ اور حضرت اسود رحمہما اللہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا: امام تین چیزوں کو آہستہ آواز سے کہے: (۱): اعوذ بالله ،(۲): بسم الله،(۳): آمین۔

مسلم شریف کی چند صحیح روایات سے استدلال

''مسلم شریف'' کی چند صحیح روایات میں آیا ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: امام پر سبقت نہ کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ ''ولا الضالین'' کہے تو تم آمین

کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ ''سمع الله لمن حمده '' کہے تو تم ''ربنا لک الحمد'' کہو۔

(مسلم شریف ص ۱۷۷ ج ۱، باب التسميع والتحميد والتأمين ، كتاب الصلاة)

ان روایات میں غور کرنے سے بھی آمین کا سرہونا سمجھ میں آتا ہے، وہ اس طرح کہ امام تکبیر تحریمہ کہتا ہے تو مقتدی کو بھی تکبیر کا حکم ہے، اور ظاہر ہے مقتدی تکبیر تحریمہ زور سے نہیں کہتا، اسی طرح امام ''سمع الله لمن حمده '' کہے تو حکم ہے کہ ''ربنا لک الحمد '' کہو، یہاں بھی کوئی مقتدی ''ربنا لک الحمد '' زور سے نہیں کہتا، بلکہ آہستہ سے کہتا ہے، اسی طرح جب امام ''ولا الضالین ''' کہے تو آمین بھی آہستہ ہی کہنی چاہئے۔

آمین' کون کہے، مقتدی یا امام یا دونوں؟

پھر اس میں اختلاف ہے کہ آمین کون کہے، مقتدی یا امام یا دونوں؟ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ آمین مقتدی اور امام دونوں کہیں گے، اور دونوں کے لئے سنت ہے، امام مالک رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت یہی ہے، لیکن ان کی دوسری روایت جو ابن القاسم رحمہ اللہ سے مروی ہے' اور یہ زیادہ مشہور بھی ہے' وہ یہ ہے کہ آمین صرف مقتدی کہیں گے۔ امام محمد رحمہ اللہ نے ''مؤطا'' میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک بھی ایسا ہی نقل کیا ہے کہ امام آمین نہ کہے،، لیکن خود انہوں نے ہی ''کتاب الآثار'' میں امام صاحب رحمہ اللہ کا مسلک جمہور کی طرح نقل کیا ہے کہ آمین مقتدی اور امام سب کہیں گے۔

(درس ترمذی ص ۵۱۳ ج ۱، باب ماجاء في التامين)